

لکھتے رہے جنوں کی حکایاتِ خوشچکاں  
 ہر چند اس میں ہاتھ ہمارے قلم ہوئے  
 اللہ رے تیری تندیِ خو، جس کے بیم سے  
 اجڑاے نالہ دل میں مرے، رزقِ ہم ہوئے  
 اہل ہوس کی فتح ہے ترکِ نبردِ عشق  
 جو پاؤں اٹھ گئے، وہی اُن کے علم ہوئے  
 نالے عدم میں چند ہمارے سپرد تھے  
 جو واں نہ کھینچ سکے، سو وہ یاں آ کے دم ہوئے  
 چھوڑی اسد! نہ ہم نے گدائی میں دل لگی  
 سائل ہوئے تو عاشقِ اہلِ کرم ہوئے  
 کہ ہم کو ہوش سنبھالنے سے پہلے ہی مصائب و شدائد نے گھیر  
 لیا تھا۔

کہتے ہیں کہ ہمارے آشیانے کے بالکل پاس جال لگا ہوا تھا، جو ہماری  
 نظروں سے پوشیدہ تھا۔ ابھی ہم پر ہی تول رہے تھے، اڑے نہ تھے کہ  
 اُس جال میں پھنس گئے۔

شکاری عموماً جال ایسے طریقے پر لگاتے ہیں کہ وہ شکار کی نگاہوں سے  
 چھپا رہے تاکہ آسانی سے پھنس جائے۔ ”اڑنے نہ پائے تھے“ سے بظاہر  
 ادیر ہے کہ ابھی آشیانے سے جُست کی تھی اور فضا میں بازو پھیلا کر توازن

حد سے نکل گئے  
 تھے، اتنا ہی ہمیں  
 کم ہونا اور تیچھے  
 ہٹنا پڑا۔

بے اعتدالی کے  
 مقابلے میں زیادہ  
 ہونا اور سبک ہونے  
 کے مقابلے میں کم  
 ہونا ہے۔

۲۔ شرح۔  
 خواجہ حالی فرماتے  
 ہیں۔

”جو مطلب اس  
 طریقے سے ادا کیا  
 گیا ہے، وہ یہ ہے